***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Causes and Effects of Drug Abuse in District Karak, and Their Solutions in the Light of Islamic Teachings

ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کے اسباب، اثرات اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل

Mr. Muhammad Adnan
Mphil Scholar, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
Mr. Bilal Hussain
Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
Mr. Mubashir Hassan
Mphil, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology

Abstract
Drug abuse is a destructive social evil that devastates individuals, weakens families, and erodes the fabric of society. In Pakistan, particularly in Khyber Pakhtunkhwa and its districts, the spread of drugs has become a serious moral and social issue. District Karak, known for its strong tribal values and traditional social structure, has also been affected. Here, many young people and individuals from different walks of life have fallen into addiction, leading to physical, mental, and spiritual harm. Several factors contribute to the spread of drug use, including economic hardship, unemployment, ignorance, negative environmental influences, peer pressure, weak enforcement by government institutions, and lack of proper social supervision. These factors not only destroy an individual's personality but also damage family life and push society toward moral decline.
Islamic teachings strictly forbid all forms of intoxicants, describing them as the "mother of all evils." The Holy Quran and Hadith emphasize their prohibition. The Prophet Muhammad (peace be upon him) declared addiction to be contrary to both faith and reason and instructed Muslims to completely avoid it. Therefore, it is necessary to adopt Islamic principles to eliminate drug abuse, take firm action at the government level, raise public awareness, and strengthen family and social monitoring to protect society from this scourge.
This research highlights the causes and effects of drug abuse in District Karak and suggests effective solutions based on Islamic teachings. By implementing these measures, society can be safeguarded from the devastating impact of this menace.
***Key Words:** Causes , Effects , Spread of Drugs , District Karak ,Islamic Teachings.*

ضلع کرک:ایک تعارفی جائزہ

خیبر پختونخوا کے جنوبی حصے میں واقع ضلع کرک ایک تاریخی، جغرافیائی اور معاشرتی اعتبار سے نہایت اہمیت کا حامل خطہ ہے۔ یہ ضلع رقبے کے اعتبار سے اگرچہ نسبتاً چھوٹا ہے، تاہم اپنے اندر تاریخی ورثے، قدرتی وسائل، اور سماجی و ثقافتی روایات کے لحاظ سے ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔

تاریخی پس منظر

ضلع کرک ماضی میں ضلع کوہاٹ کی ایک تحصیل "تحصیل ٹیری" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یکم جولائی 1982ء کو انتظامی اعتبار سے اسے ایک الگ ضلع کی حیثیت دی گئی۔ تاریخی اعتبار سے یہ علاقہ بنیادی طور پر خٹک قبائل خصوصاً "بارک خٹک" کی آبادی پر مشتمل ہے، جو اس علاقے کے اصل وارث اور نمایاں ثقافتی پہچان ہیں۔ قدیم دور میں ٹیری اسٹیٹ (Teri State) یہاں کا مرکز اقتدار رہی، جس پر خٹک حکمرانوں نے صدیوں تک حکومت کی۔ مغلیہ عہد میں ملک اکور خان (ملک آکو خان) نے اکورا

خٹک کی بنیاد رکھی اور اسے خٹک ریاست کا پہلا پایۂ تخت بنایا۔ بعد ازاں ٹیری کے حکمرانوں نے اپنی خود مختار ریاست قائم کی جو برصغیر کی تقسیم کے بعد پاکستان کا حصہ بنی اور بالآخر 1956ء میں ون یونٹ پالیسی کے تحت ختم ہوگئی۔ یوں کرک کا تاریخی سفر دراصل خٹک قبائل کے سیاسی و ثقافتی ارتقاء کی داستان ہے۔[1]

جغرافیائی محلِ وقوع و وسائل

ضلع کرک تین تحصیلوں پر مشتمل ہے: تحصیل بانڈہ داؤد شاہ، تحصیل کرک، اور تحصیل تخت نصرتی۔ اس کا بیشتر رقبہ پہاڑی اور نیم صحرائی خصوصیات رکھتا ہے۔ یہاں سنگیلا (Shinghar) پہاڑی سلسلہ واقع ہے جس میں بہادر خیل اور جٹہ اسماعیل خیل کی نمک کی کانیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ علاوہ ازیں زیبی ڈیم اس ضلع کو آبی وسائل اور عوامی تفریح دونوں لحاظ سے سہارا فراہم کرتا ہے۔[2]

معاشرتی و ثقافتی خصوصیات

ضلع کرک کی آبادی کا بڑا حصہ خٹک قبیلے سے تعلق رکھتا ہے، جو اپنی جنگجو روایات، مہمان نوازی، اور پشتون ثقافت کے نمائندہ ہیں۔ گھریلو ڈھانچے میں اوسط دس افراد فی گھر کے حساب سے ایک مضبوط خاندانی نظام موجود ہے۔ بجلی کی سہولت 98.6 فیصد آبادی کو دستیاب ہے جبکہ 21.6 فیصد گھروں میں پائپڈ واٹر کی سہولت موجود ہے۔[3]

ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کے اسباب:

ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کے اسباب پر بحث کرنے سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ منشیات کا استعمال نہ صرف فرد کی زندگی کو تباہ کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ لعنت نوجوان نسل کو تعلیمی، اخلاقی اور جسمانی طور پر کمزور بنا کر انہیں معاشرتی و خاندانی ذمہ داریوں سے غافل کر دیتی ہے۔ ضلع کرک، جو وسائل اور جغرافیائی حیثیت کے لحاظ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے، بدقسمتی سے اس ناسور سے محفوظ نہیں رہا۔ یہاں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیچھے کئی سماجی، معاشی اور نفسیاتی عوامل کارفرما ہیں، جن میں بے روزگاری، تعلیمی فقدان، سماجی بے راہ روی، سرحدی راستوں کی قربت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزور گرفت جیسے مسائل نمایاں ہیں۔ یہی عوامل مل کر اس ضلع میں منشیات کے پھیلاؤ کے اسباب کو جنم دیتے ہیں، جن پر غور کرنا اور ان کا حل تلاش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ذیل میں ان اسباب کو بیان کیا جاتا ہے۔ جو منشیات کے پھیلاؤ کا سبب بن رہے ہیں۔ سب سے پہلے نشہ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔

نشہ کی لغوی معنٰی:

نشہ کا لفظی معنی مستی، سرور، خمار اور وہ کیفیت جو نشہ آور اشیاء (شراب افیون وغیرہ) کے استعمال کے بعد پیدا ہوتی ہے۔[4]

اسکار، (نشہ) باب افعال کا صیغہ ہے اسکر یسکر إسکارا، ثلاثی میں اس کا باب "سمع یسمع" سے آتا ہے، عربی لغت میں ہے :

"سکر الشخص من الشراب : غاب عقله وإدراكه ".[5]

کہ فلاں آدمی پر شراب سے نشہ طاری ہوا، یعنی اس کی عقل اور ادراک نے کام چھوڑ دیا۔

"سکر" کا مطلب ہے: شراب کی وجہ سے عقل کا غائب ہونا، اور جبکہ "سکر" ہر مسکر خمر اور شراب کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

" وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ "[6]

اور کھجور کے پھلوں اور انگوروں سے بھی (ہم تمہیں ایک مشروب عطا کرتے ہیں) جس سے تم شراب بھی بناتے ہو اور پاکیزہ رزق بھی۔ بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

---

[1] انجینئر وجاہت ریحان (بی ای سول، این ای ڈی یونیورسٹی 1974) ماہر ماحولیات اور انجینئرنگ کنسلٹنسی۔ https://pakistanalmanac.com/kp-karak/

[2] ایضا

[3] انجینئر وجاہت ریحان (بی ای سول، این ای ڈی یونیورسٹی 1974) ماہر ماحولیات اور انجینئرنگ کنسلٹنسی https://pakistanalmanac.com/kp-karak/

[4] الدین، فیروز، فیروز اللغات، فیروز سنز لمیٹڈ، کراچی، پاکستان، اشاعت اول 2005ء، ص 1427

[5] ڈاکٹر احمد مختار عبد الحمید عمر، (متوفی 1424ھ)، معجم اللغة العربية المعاصرة، عالم الکتب، طبع اول 1429ھ، ج 2، ص 1083

[6] النحل، 67

1۔بے روزگاری اور معاشی مشکلات

انسانی زندگی میں روزگار اور معاشی سکون نہایت بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔جب کسی معاشرے میں روزگار کے مواقع کم ہوں اور نوجوان نسل بے روزگاری کا شکار ہو جائے، تو وہ ذہنی دباؤ، مایوسی اور غیر صحت مند سرگرمیوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ضلع کرک، اگرچہ معدنیات (خاص طور پر تیل و گیس) سے مالا مال ہے، مگر مقامی لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع ناکافی ہیں۔یہی معاشی خلا منشیات کے پھیلاؤ کا ایک اہم سبب ہے۔ضلع کرک میں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ہنر مند یا تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود روزگار سے محروم ہے۔بہت سے لوگ بیرونِ ملک روزگار کی تلاش میں نکل جاتے ہیں، لیکن جو نوجوان یہ سہولت نہیں حاصل کر پاتے، وہ مایوسی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر منشیات کو سکون حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھ لیتے ہیں۔

مزید یہ کہ، بعض افراد غربت کی وجہ سے منشیات کے کاروبار میں بھی شامل ہو جاتے ہیں تاکہ فوری آمدنی حاصل کر سکیں۔یوں بے روزگاری صرف استعمال کرنے والوں کو ہی نہیں بلکہ فروخت کرنے والوں کو بھی جنم دیتی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرماتا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا.[7]

"اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔"

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ انسان کو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہر عمل سے بچنا چاہیے۔بے روزگاری کی وجہ سے جب نوجوان مایوسی میں منشیات استعمال کرتے ہیں، تو وہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔حلال کمائی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ.[8]

"قیامت کے دن انسان سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا... اور اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔"

یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ معاشی حالات کو درست طریقے سے سنبھالنا اور جائز ذرائع سے روزی کمانا نہایت ضروری ہے۔منشیات کے ذریعے سکون تلاش کرنا یا اس کے کاروبار میں شامل ہونا، اس بنیادی اصول کی خلاف ورزی ہے۔

بے روزگاری اور معاشی دباؤ ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کی بڑی وجوہات میں سے ایک ہے۔نوجوان جب اپنی صلاحیتوں کو مثبت سمت میں استعمال کرنے کے مواقع سے محروم رہتے ہیں تو وہ غلط راستوں پر چل پڑتے ہیں۔اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ حکومت اور سماجی ادارے روزگار کے مواقع پیدا کریں، نوجوانوں کو ہنرمند بنائیں، اور مقامی وسائل سے عوام کو فائدہ پہنچائیں تاکہ وہ منشیات کی لعنت سے محفوظ رہ سکیں۔

2۔تعلیمی پسماندگی

تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی اور بقا کی بنیاد ہے۔جس علاقے میں تعلیم کی کمی ہو وہاں شعور، فکر اور صحیح و غلط میں فرق کرنے کی صلاحیت بھی کم ہو جاتی ہے۔ضلع کرک جیسے پسماندہ علاقے میں تعلیمی سہولیات کا فقدان اور شرح خواندگی کی کمی ایک سنگین مسئلہ ہے۔جب نوجوان علم سے دور رہتے ہیں تو وہ زندگی کے حقیقی مقاصد کو نہیں سمجھ پاتے اور اکثر گمراہ کن راستوں پر چل نکلتے ہیں۔

تعلیم انسان کو نہ صرف معاشی کامیابی دیتی ہے بلکہ یہ اخلاقی و سماجی تربیت کا ذریعہ بھی ہے۔لیکن جب یہ سہولت میسر نہ ہو تو جہالت کے اندھیروں میں پلنے والی نسلیں منفی عادات مثلاً منشیات کے استعمال میں جلدی مبتلا ہو جاتی ہیں۔تعلیمی اداروں کی کمی، والدین کی غفلت اور بچوں کے تعلیمی مستقبل میں دلچسپی نہ لینا اس لعنت کے پھیلاؤ کی بڑی وجوہات میں شامل ہیں۔قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"[9]

"کہہ دو! کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ تعلیم انسان کو اعلیٰ مقام اور بصیرت عطا کرتی ہے، جبکہ جہالت انسان کو برائیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔علم کے بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

---

[7] النساء،29

[8] سنن الترمذي ،محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي– بيروت ،1998، باب 4 في القيامه، ح2416،ص612

[9] الزمر،9

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.[10]

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔"

قرآن و سنت کی روشنی میں یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ تعلیم انسان کو برائیوں سے بچانے کے لیے ڈھال کی حیثیت رکھتی ہے۔جب کسی علاقے میں تعلیمی پسماندگی ہو تو وہاں کے لوگ شعور اور بصیرت کی کمی کے باعث آسانی سے منفی اثرات قبول کر لیتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ضلع کرک میں تعلیم کی کمی منشیات کے پھیلاؤ کا ایک بڑا سبب ہے۔اگر یہاں کے نوجوانوں کو معیاری تعلیم اور بہتر تربیت دی جائے تو وہ اپنے مستقبل کے لیے مثبت راستے اختیار کریں گے اور منشیات جیسے زہر سے خود کو محفوظ رکھ سکیں گے۔

3۔غیر قانونی تجارت اور اسمگلنگ

ضلع کرک جغرافیائی طور پر ایک اہم مقام پر واقع ہے۔یہ ضلع مختلف اضلاع اور شاہراہوں سے منسلک ہونے کی وجہ سے آمد و رفت کا ایک مرکزی راستہ رکھتا ہے۔اس خصوصیت کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ عناصر منشیات کی غیر قانونی تجارت اور اسمگلنگ میں ملوث ہیں۔ان کے ذریعے منشیات نہ صرف ضلع کرک بلکہ دیگر علاقوں تک بھی پہنچائی جاتی ہیں۔

یہ تجارت بظاہر منافع بخش ضرور ہے مگر حقیقت میں یہ پورے معاشرے کو برباد کر دیتی ہے۔اسمگلنگ کے ذریعے آنے والی منشیات نوجوانوں کو نشے کی عادت ڈال دیتی ہیں، جس سے نہ صرف ان کا مستقبل تباہ ہوتا ہے بلکہ علاقے کی معاشرتی اقدار بھی کمزور ہو جاتی ہیں۔یہ غیر قانونی دھندہ کرنے والے لوگ اپنے وقتی فائدے کے لیے نسلوں کو قربان کر دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں رشوت، دھوکہ اور ناجائز کمائی سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ.[11]

"اور اپنے اموال آپس میں ناحق طریقے سے مت کھاؤ اور نہ ہی ان کو حاکموں تک پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ ناجائز طریقے سے مال کمانا (جیسا کہ منشیات کی تجارت) اللہ کے نزدیک سخت گناہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إنه لا يربو لحم نبت من سحت إلا كانت النار أولى به.[12]

جو گوشت حرام (مال) سے پرورش پائے، اس پر آگ ہی زیادہ حق رکھتی ہے۔

یہ مفہوم اسی بات کی تاکید ہے کہ حرام کمائی انسان کو جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

یہ احادیث ناجائز اور حرام ذرائع سے مال کمانے کی سخت مذمت کرتی ہیں۔غیر قانونی تجارت اور اسمگلنگ نہ صرف ایک جرم ہے بلکہ دینی اعتبار سے حرام فعل بھی ہے۔منشیات کی تجارت وقتی طور پر منافع تو دیتی ہے، مگر اس کے نتیجے میں معاشرہ تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے۔نوجوان نسل برباد ہوتی ہے، خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے ہیں اور علاقے کی سماجی ترقی رک جاتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے سخت اقدامات کریں اور عوام بھی ایسے عناصر کی سرکوبی میں کردار ادا کریں۔

4۔سماجی دباؤ اور برادری کا اثر

انسان ایک سماجی مخلوق ہے جو اکیلا زندگی نہیں گزار سکتا۔وہ ہمیشہ اپنے خاندان، دوستوں اور برادری کے اثر و رسوخ میں رہتا ہے۔یہی اثر بعض اوقات مثبت بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات منفی۔ضلع کرک جیسے قبائلی اور برادری کے مضبوط رشتوں والے علاقے میں نوجوان اپنے دوستوں اور قریبی ماحول سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔اگر ان کے ہم عمر یا دوست نشے کی لت میں مبتلا ہوں تو اکثر وہ بھی صرف دوستی نبھانے یا گروپ میں شامل ہونے کے لیے منشیات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔

[10] صحیح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة، 1422ھ، باب 6 خیر کم من تعلم القران وعلمه، ح5027، ص192

[11] البقرہ، 188

[12] الجامع الصحیح سنن الترمذی، محمد بن عیسیٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، باب 2، ح614، ص144

یہ سماجی دباؤ خاص طور پر نوجوان نسل کو بری عادات میں مبتلا کر دیتا ہے۔بعض اوقات یہ عمل شوقیہ شروع ہوتا ہے، مگر وقت کے ساتھ یہ ایک بری لت بن جاتا ہے جو زندگی اور مستقبل کو تباہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں غلط صحبت اور برے ساتھیوں کے بارے میں فرماتا ہے:

يَاوَيْلَتَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا.لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا.[13]

"ہائے افسوس! کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا، بے شک اس نے مجھے ذکر (حق) سے گمراہ کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آ چکا تھا۔"

یہ آیت اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ برے دوست انسان کو گمراہ کر دیتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

المرءُ على دينِ خليلِه، فلينظُرْ أحدُكم مَن يُخالِلْ.[14]

ترجمہ: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔"

قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ صحبت انسان کی زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔اگر نوجوان نیک اور اچھے دوستوں کی صحبت اختیار کریں تو وہ دین و دنیا دونوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔لیکن اگر وہ برے دوستوں کے دباؤ میں آ کر منشیات یا دیگر برائیوں کی طرف مائل ہوں تو یہ ان کی دنیا اور آخرت دونوں کے لیے تباہی ہے۔ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ میں سماجی دباؤ اور برادری کا اثر ایک بڑی وجہ ہے، جس سے بچنے کے لیے نوجوانوں کو اچھی صحبت اختیار کرنی چاہیے اور والدین کو بھی اپنے بچوں کے دوستوں اور میل جول پر نظر رکھنی چاہیے۔

5۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزور نگرانی

کسی بھی معاشرے میں امن و امان قائم رکھنے اور برائیوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر یہ ادارے اپنا فرض ایمانداری اور سختی سے انجام دیں تو معاشرتی برائیاں پنپ نہیں سکتیں۔لیکن بدقسمتی سے ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ متعلقہ ادارے اس لعنت کو روکنے میں مؤثر کردار ادا نہیں کر پا رہے۔

رشوت، لاپرواہی، وسائل کی کمی اور بعض اوقات جرائم پیشہ افراد سے ملی بھگت کے باعث منشیات فروشوں کو کھلی چھوٹ مل جاتی ہے۔جب عوام دیکھتے ہیں کہ قانون کمزور ہے اور مجرموں کو سزا نہیں ملتی تو منفی عناصر مزید جری ہو جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ منشیات کی اسمگلنگ اور فروخت آسانی سے جاری رہتی ہے اور نوجوان نسل تباہ ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں عدل قائم کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا.[15]

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انصاف اور ذمہ داری کی ادائیگی ہی معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.[16]

"امام (حاکم) چرواہے کی طرح ہے، اور وہ اپنے رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے۔"

قرآن و سنت کی روشنی میں یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ انصاف اور قانون کی بالادستی کے بغیر معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا۔اگر قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کریں تو برائیاں پھیلتی ہیں اور عوام تباہی کی طرف بڑھتے ہیں۔ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کی ایک وجہ یہی کمزور نگرانی ہے۔اس کا حل یہ ہے کہ اداروں میں ایمانداری، سخت قانون سازی اور شفاف احتساب کو یقینی بنایا جائے تاکہ منشیات فروشوں کو سزا ملے اور معاشرہ اس لعنت سے محفوظ ہو سکے۔

6۔ تفریحی سہولیات کی کمی

---

[13] الفرقان،29،28

[14] سنن ابی داؤد، الامام الحافظ ابی داؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی، دارالرسالۃ العالمیہ، باب19 من یؤمر ان یجالس، ح2378، ص318

[15] النساء،58

[16] صحیح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة، 1422ھ، باب 4العبد راع فی مال سیدہ، ولا یعمل الا، ح2409، ص 120

نوجوان کسی بھی معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جاتے ہیں۔اگر انہیں صحت مند اور مثبت سرگرمیاں میسر ہوں تو وہ اپنی توانائی کو تعمیری کاموں میں استعمال کرتے ہیں۔لیکن اگر وہ بیکار بیٹھے رہیں اور ان کے لیے کھیل، کلب، لائبریری یا دیگر تفریحی سہولیات موجود نہ ہوں تو ان کی توانائی منفی راستوں کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔بدقسمتی سے ضلع کرک میں کھیلوں کے میدانوں، تفریحی مقامات اور علمی و ادبی سرگرمیوں کی کمی ہے۔یہی وجہ ہے کہ بہت سے نوجوان اپنی فراغت کو غلط مشاغل خصوصاً منشیات میں ضائع کر دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ فارغ وقت شیطان کا ہتھیار ہے۔اگر نوجوانوں کے پاس مثبت مصروفیات نہ ہوں تو وہ جلدی برائیوں کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں، اور یہی صورتِ حال ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کا ایک اہم سبب ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ.[17]

"اور وہ (مؤمن) جو بے کار باتوں اور کاموں سے بچتے ہیں۔"

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ایک مؤمن کو فضول اور نقصان دہ کاموں سے بچ کر اپنی زندگی کو مثبت سرگرمیوں میں گزارنا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

" نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ "[18]

"دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارہ اٹھاتے ہیں: صحت اور فراغت۔"

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

المؤمن القوي، خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف.[19]

"طاقتور مومن، کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔"

یہ احادیث واضح کرتی ہیں کہ صحت مند جسم اور فراغت کا صحیح استعمال ایک مسلمان کے لیے نہایت اہم ہے۔جب نوجوانوں کو کھیلوں اور تفریحی سرگرمیوں کے مواقع میسر نہ ہوں تو ان کی توانائی بیکار اور منفی رخ اختیار کر لیتی ہے، اور وہ منشیات یا دیگر برائیوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔اس لیے ضلع کرک میں کھیلوں کے میدان، کلب، لائبریریاں اور مثبت تفریحی مراکز قائم کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ نوجوان اپنی صحت اور ذہن دونوں کو بہتر بنا سکیں اور معاشرے کے لیے مثبت کردار ادا کر سکیں۔

7۔مہاجر مزدوروں کا اثر

ضلع کرک کے بیشتر افراد روزگار کی تلاش میں خلیجی ممالک اور دیگر شہروں کا رخ کرتے ہیں۔وہاں رہنے کے دوران کچھ مزدور مختلف منفی عادات مثلاً نشہ آور اشیاء کے استعمال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔جب یہ لوگ واپس اپنے علاقے آتے ہیں تو اپنی عادتیں بھی ساتھ لے آتے ہیں اور یوں مقامی ماحول پر برا اثر ڈالتے ہیں۔

اکثر نوجوان یہ دیکھ کر متاثر ہوتے ہیں کہ بیرون ملک سے آنے والے افراد مالی طور پر خوشحال نظر آتے ہیں لیکن ان کی زندگیوں میں منشیات کا استعمال عام ہوتا ہے۔اس طرح یہ رجحان مقامی سطح پر پھیلتا ہے اور ایک معاشرتی مسئلہ بن جاتا ہے۔یوں مہاجر مزدوروں کی منفی عادات، خاص طور پر منشیات کی لت، ضلع کرک میں اس لعنت کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ بن جاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا.[20]

"اور اس چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہیں، بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ انسان کو بغیر سوچے سمجھے دوسروں کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

[17] المؤمنون،3

[18] صحيح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة،1422ھ، باب8 لا عيش الا عيش الآخرة، ح6412، ص88

[19] صحيح مسلم، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، دار إحياء التراث العربي، بيروت، باب4 في الامر بالقوة وترك العجز، ح2664، ص2052

[20] بنی اسرائیل،36

المرءُ على دينِ خليلِه، فلينظُرْ أحدُكم مَن يُخالِلْ۔[21]

"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا ہر شخص دیکھے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔"

یہ حدیث اس بات پر زور دیتی ہے کہ برے ماحول یا برے ساتھیوں کی پیروی انسان کو برائی میں مبتلا کر دیتی ہے۔مہاجر مزدوروں کے اثرات ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کی ایک نمایاں وجہ ہیں۔بیرون ملک سے لوٹنے والے افراد اپنی عادتوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں، اور ناسمجھ نوجوان ان کی نقالی کرتے ہیں۔یہ مسئلہ صرف انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی نقصان کا باعث بنتا ہے۔اس کا حل یہ ہے کہ واپسی پر ان مزدوروں کی مثبت تربیت ہو، عوامی آگاہی مہم چلائی جائے اور نوجوانوں کو یہ شعور دیا جائے کہ کامیابی منشیات میں نہیں بلکہ محنت، علم اور مثبت عادات میں ہے۔

معاشرے پر منشیات کے برے اثرات کا جائزہ:

منشیات کے استعمال سے انسان اور معاشرہ دونوں شدید نقصان اٹھاتے ہیں۔دین کی نظر میں تو اس کی سزا آخرت میں ضرور ملے گی، لیکن دنیا میں بھی یہ انسان کی صحت اور زندگی کے لیے تباہ کن ہے۔شراب، گٹکا، چرس، افیون اور دیگر نشہ آور چیزیں سینکڑوں بیماریاں پیدا کرتی ہیں جیسے جگر اور دل کی بیماریاں، کینسر، دمہ، ٹی بی، فالج، شوگر، معدے کے زخم، پھیپھڑوں کی خرابی، اعصاب کی کمزوری اور یہاں تک کہ اچانک موت۔ماہرین کہتے ہیں کہ تمباکو میں تین خطرناک زہریلے اجزاء ہوتے ہیں، جن میں نیکوٹین سب سے زیادہ مہلک ہے۔اگر اس کا ایک قطرہ بھی کسی جانور کو دیا جائے تو وہ فوراً مر جائے۔یہی وجہ ہے کہ نشہ کرنے والا شخص اپنی عقل کھو بیٹھتا ہے اور کسی بھی برے کام سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ایسے لوگ اپنے گھروں میں بھی خطرے کا سبب بن جاتے ہیں اور ان کی فیملی ہمیشہ خوف زدہ رہتی ہے۔امریکہ میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق صرف 1996ء میں روزانہ اوسطاً 2713 ریپ کے واقعات رپورٹ ہوئے اور زیادہ تر ملزمان نشے کی حالت میں تھے۔اعداد و شمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ امریکی معاشرے میں ہر 12واں شخص اپنی محرم خواتین کے ساتھ بھی بدکاری میں ملوث رہا، اور زیادہ تر کیسز میں نشہ ان جرائم کی اصل وجہ تھا۔[22]

اب ان نکات کا جائزہ لیا جاتا ہے جو کہ براہ راست معاشرے پر اثرانداز ہو رہی ہیں۔

1۔ صحت کی تباہی

انسانی صحت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔اگر صحت اچھی نہ ہو تو انسان دنیا کی کسی بھی نعمت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ایک صحت مند جسم ہی علم حاصل کرنے، عبادت کرنے، محنت کرنے اور معاشرے کی خدمت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔لیکن افسوس کہ آج کل نوجوان نسل منشیات جیسی لعنت میں مبتلا ہو کر اپنی صحت خود ہی تباہ کر رہی ہے۔منشیات وقتی سکون تو دیتی ہیں مگر یہ سکون لمحاتی ہوتا ہے، بعد میں یہ جسمانی اور ذہنی بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔منشیات کا استعمال دل، جگر، گردے اور دماغ کو متاثر کرتا ہے، یادداشت کو کمزور کرتا ہے، اعصاب کو کھوکھلا کرتا ہے اور بالآخر انسان کو موت کی طرف لے جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۔[23]

"اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"

اس آیت میں صاف طور پر حکم دیا گیا ہے کہ انسان کو اپنی جان بوجھ کر ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہیے۔منشیات چونکہ جسم کو تباہ کرتی ہیں اور آہستہ آہستہ موت کے قریب لے جاتی ہیں، اس لیے ان کا استعمال صریح طور پر اس آیت کی خلاف ورزی ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ[24]

"نہ خود کو نقصان پہنچاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔"

---

[21] سنن ابی داؤد، الامام الحافظ ابی داؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی، دارالرسالۃ العالمیہ، باب 19 من یؤمر ان یجالس، ح 2378، ص 318

[22] اسلام پر چالیس اعتراضات کے عقلی و نقلی جواب، ڈاکٹر ذاکر نائیک، مکتبہ دہلی کتاب گھر، انڈیا، 2008ء، ص 100

[23] البقرہ، 195

[24] سنن ابن ماجہ، محمد ناصر الدین البانی، برنامج منظومۃ التحقیقات الحدیثیۃ المجانی، من انتاج مرکز نورالاسلام لابحاث القرآن والسنۃ بالاسکندریۃ، باب 5، ح 2340، ص 340

یہ اصولی بات ہے کہ اسلام میں نقصان دینا ممنوع ہے۔منشیات سب سے پہلے انسان کو خود نقصان دیتی ہیں، پھر اس کے گھر والوں، دوستوں اور پورے معاشرے کو نقصان پہنچاتی ہیں۔اس طرح یہ حدیث نشے کی ہر صورت میں مذمت کرتی ہے۔منشیات صحت کو ایسے نقصان پہنچاتی ہیں کہ نشہ کرنے والا آہستہ آہستہ اپنی صلاحیتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔وہ پڑھنے، سوچنے اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔صحت بگڑنے سے علاج کے اخراجات بڑھتے ہیں، گھر کے افراد بھی متاثر ہوتے ہیں اور معاشرہ ایک صحت مند فرد سے محروم ہو جاتا ہے۔ڈاکٹرز کے مطابق نشے کے عادی افراد زیادہ تر دل، پھیپھڑوں، اور جگر کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔اسلام نے صحت کی حفاظت کو بہت اہمیت دی ہے۔اسی لیے عبادات جیسے نماز، روزہ اور حج کے لیے بھی جسمانی طاقت شرط ہے۔ایک بیمار اور نشے کا عادی شخص یہ فرائض ادا کرنے سے بھی عاجز رہ جاتا ہے۔لہٰذا صحت کی تباہی منشیات کا سب سے پہلا اور سب سے خطرناک اثر ہے۔یہ فرد کی زندگی کو برباد کرتا ہے اور پورے معاشرے کو کمزور کرتا ہے۔اس لیے ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں اس لعنت سے بچنا اور دوسروں کو بھی بچانا چاہیے۔

2۔ خاندانی مسائل

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ایک مضبوط خاندان ہی ایک مضبوط معاشرے اور پُرامن ریاست کی ضمانت ہے۔جب خاندان میں محبت، ذمہ داری اور اعتماد قائم ہو تو افراد ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ترقی کرتے ہیں۔لیکن اگر خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے تو اس کے اثرات پورے معاشرے پر پڑتے ہیں۔منشیات ایسی لعنت ہے جو براہِ راست خاندانی نظام کو متاثر کرتی ہے۔نشہ کرنے والا شخص اپنی ذمہ داریاں بھول جاتا ہے، گھریلو اخراجات کو ضائع کر دیتا ہے، جھوٹ اور بدتمیزی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔نتیجتاً گھر کا سکون ختم ہو جاتا ہے اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔اکثر اوقات ایسے گھروں میں بچے تربیت کی کمی کا شکار ہو کر بگڑ جاتے ہیں اور خاندان بکھر کر رہ جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى.[25]

"اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھے تعلقات رکھنے کی تاکید کی ہے۔لیکن نشہ کرنے والا شخص اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی جھگڑتا ہے اور ان کے حقوق ادا نہیں کرتا۔اس طرح وہ قرآن کے اس حکم کے برخلاف عمل کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ کافرمان ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي.[26]

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں۔"

نبی کریم ﷺ نے خاندان کے ساتھ حسنِ سلوک کو اصل بھلائی قرار دیا ہے۔جو شخص اپنے بیوی بچوں کے ساتھ سخت رویہ رکھتا ہے یا ان کی ضروریات پوری نہیں کرتا وہ بہتر شخص نہیں ہو سکتا۔نشہ انسان کے مزاج کو بگاڑ دیتا ہے، وہ اپنی فیملی پر توجہ نہیں دیتا اور ظلم و زیادتی کرتا ہے، اس طرح وہ اس حدیث کے خلاف چلتا ہے۔منشیات نہ صرف ایک فرد بلکہ پورے خاندان کو برباد کر دیتی ہیں۔گھروں میں جھگڑے، طلاق، بچوں کی بربادی اور رشتہ داریوں کے ٹوٹنے کی ایک بڑی وجہ یہی نشہ ہے۔اسلام نے ہمیں صلہ رحمی اور حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے، اس لیے ایک مسلمان کے لیے لازمی ہے کہ وہ نشے سے دور رہے تاکہ اپنے خاندان کو سکون اور خوشی فراہم کر سکے۔

3۔ تعلیم کا نقصان

تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی اور بقا کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔تعلیم انسان کو شعور دیتی ہے، صحیح اور غلط میں فرق سکھاتی ہے اور فرد کو ایک مفید شہری بناتی ہے۔نوجوان نسل اگر تعلیم حاصل کرے تو وہ نہ صرف اپنی زندگی سنوار سکتی ہے بلکہ پورے معاشرے کو بھی ترقی کی راہ پر گامزن

---

[25] النحل،90

[26] الجامع الكبير، سنن الترمذي ، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي–بيروت ،1998، باب فی فضل ازواج النبی ﷺ، ح3895، ص192

کر سکتی ہے۔لیکن بدقسمتی سے منشیات طلبہ اور نوجوانوں کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ بن چکی ہیں۔جو طلبہ نشے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، وہ اپنی تعلیم کو نظرانداز کر دیتے ہیں، کلاسز میں غیر حاضر رہتے ہیں اور امتحانات میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ان کا ذہن کمزور ہو جاتا ہے، حافظہ متاثر ہوتا ہے اور ان میں محنت کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔اس طرح منشیات نوجوانوں کو علم کی روشنی سے محروم کر دیتی ہیں اور جہالت کی تاریکی میں دھکیل دیتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.[27]

"کہہ دو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟"

اس آیت میں علم کی فضیلت کو واضح کیا گیا ہے۔علم رکھنے والا اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔لیکن جو نوجوان نشہ کرتے ہیں وہ علم حاصل کرنے کے قابل نہیں رہتے، اس لیے وہ اپنے آپ کو جاہلوں کی صف میں کھڑا کر لیتے ہیں۔یہ قرآن کے پیغام کے سراسر خلاف ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"[28]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

اس حدیث سے علم کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔لیکن منشیات میں مبتلا نوجوان اس فرض سے غافل ہو جاتے ہیں۔وہ نہ صرف اپنی دنیا بلکہ اپنی آخرت بھی تباہ کر لیتے ہیں کیونکہ علم کے بغیر انسان دین و دنیا کے معاملات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا۔منشیات نوجوانوں کی تعلیم کو برباد کر کے ان کے خواب چھین لیتی ہیں۔جو قوم اپنے نوجوانوں کو تعلیم کی بجائے نشے میں ڈوبنے دیتی ہے، وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔لہٰذا طلبہ اور نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اس لعنت سے بچیں اور اپنی توانائی تعلیم کے حصول پر لگائیں تاکہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکیں۔

4۔بے روزگاری

روزگار انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔محنت اور کام کے ذریعے ہی انسان اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ایک باعزت روزگار انسان کو خودکفیل بناتا ہے اور وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے بجائے اپنے پاؤں پر کھڑا رہتا ہے۔لیکن منشیات انسان کو اس نعمت سے محروم کر دیتی ہیں۔نشہ کرنے والا فرد کام میں دل جمعی نہیں کر سکتا، اس کی صلاحیتیں ضائع ہو جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ وہ ملازمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ایسے لوگ اکثر بوجھ بن جاتے ہیں، گھر والے ان سے تنگ آ جاتے ہیں اور معاشرہ بھی انہیں بے وقعت سمجھنے لگتا ہے۔بے روزگاری صرف ایک فرد کا مسئلہ نہیں رہتی بلکہ یہ پورے خاندان اور پھر پورے معاشرے کو متاثر کرتی ہے۔منشیات کی وجہ سے ہزاروں لوگ کام کے قابل نہیں رہتے اور ملک کی معیشت کمزور ہو جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ.[29]

"اور کہہ دو کہ کام کرو، اللہ تمہارے عمل کو دیکھے گا۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محنت اور عمل کی تاکید فرمائی ہے۔کام کرنا صرف دنیاوی ضرورت نہیں بلکہ ایک دینی ذمہ داری بھی ہے۔جو شخص منشیات کی وجہ سے محنت اور کام سے جی چراتا ہے، وہ اس قرآنی ہدایت کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اپنے آپ کو بے روزگاری کے عذاب میں مبتلا کر لیتا ہے۔

عن المقدام بن معديكرب الزبيدي ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:" ما كسب الرجل كسبا اطيب من عمل يده وما انفق الرجل على نفسه، واهله وولده وخادمه، فهو صدقة".[30]

---

[27] الزمر،9

[28] سنن ابن ماجہ، ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، دار احیاء الکتب العربیہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ح224، ص81

[29] التوبہ،105

[30] ماجہ، محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب: الحث عل المکاسب، حدیث:2138

مقدام بن معدیکرب زبیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آدمی کی کوئی کمائی اس کمائی سے بہتر نہیں جسے اس نے اپنی محنت سے کمایا ہو، اور آدمی اپنی ذات، اپنی بیوی، اپنے بچوں اور اپنے خادم پر جو خرچ کرے وہ صدقہ ہے"۔

اس حدیث میں محنت سے کمانے کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ اپنی محنت کی کمائی سے کھانا سب سے بہتر رزق ہے۔ لیکن نشہ کرنے والا اپنی محنت کو چھوڑ دیتا ہے اور اکثر دوسروں پر بوجھ بن جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ اپنی عادت پوری کرنے کے لیے چوری، دھوکہ دہی یا بھیک تک مانگنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ سب اس حدیث کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ منشیات بے روزگاری کا ایک بڑا سبب ہیں۔ یہ فرد کو محنت اور کام سے غافل کر دیتی ہیں اور پورے معاشرے کو کمزور بنا دیتی ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ محنت اور حلال روزی کمانا ایمان کا تقاضا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ نشے جیسی لعنت سے دور رہ کر محنت اور حلال روزگار کو اپنائے تاکہ وہ خود بھی خوشحال ہو اور اپنے خاندان و ملک کی ترقی میں کردار ادا کرے۔

5۔ جرائم میں اضافہ

معاشرے کے امن و سکون کے لیے ضروری ہے کہ لوگ قانون کی پاسداری کریں اور ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں۔ لیکن جب لوگ منشیات جیسی لعنت میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ نشہ انسان کو برائی اور جرم کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ منشیات کے عادی افراد اپنی عادت پوری کرنے کے لیے اکثر چوری، ڈکیتی، دھوکہ دہی، جھگڑے اور قتل جیسے سنگین جرائم پر اُتر آتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے ماں باپ، بیوی بچوں اور پڑوسیوں تک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاشرہ امن و سکون کی بجائے خوف اور بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر معاشرے میں جرائم بڑھ جائیں تو لوگ اپنی جان و مال کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں اور معاشرتی ڈھانچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس طرح منشیات کا استعمال صرف ایک فرد کا نہیں بلکہ پورے معاشرے کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ.[31]

"اور چور مرد اور چور عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کے کئے کا بدلہ ہے۔"

اس آیت میں چوری کی سخت سزا بتائی گئی ہے تاکہ معاشرے میں جرائم کو روکا جا سکے۔ جو لوگ منشیات کے عادی ہوتے ہیں، وہ اپنی عادت پوری کرنے کے لیے اکثر چوری کرتے ہیں۔ یوں وہ قرآن کی بیان کردہ اس سزا کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے معاشرے کو جرائم سے پاک رکھنے کے لیے سخت قانون بنایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.[32]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پہلی قومیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب ان میں کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد (سزا) نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتیں تو میں ضرور ان کا ہاتھ کاٹ دیتا۔"

اس حدیث میں عدل و انصاف کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ جرائم روکنے کے لیے ضروری ہے کہ قانون سب کے لیے برابر ہو۔ منشیات کی وجہ سے ہونے والے جرائم میں بھی یہی اصول اپنانا چاہیے تاکہ معاشرہ انصاف اور امن کا گہوارہ بن سکے۔ اگر کسی کو نشے کے نام پر جرم کرنے کی اجازت دی جائے تو معاشرے میں تباہی پھیل جائے گی۔ منشیات معاشرے میں جرائم کی جڑ ہیں۔ یہ چوری، ڈکیتی، قتل اور دھوکہ دہی جیسے مسائل کو بڑھا دیتی ہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات ہمیں یہ بتاتی ہیں کہ ایک اسلامی معاشرے میں جرائم کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ منشیات سے بچا جائے اور اس کے پھیلاؤ کو روکا جائے تاکہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکے۔

6۔ اخلاقی زوال

---

[31] المائدہ، 38

[32] صحيح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة، 1422ھ ، باب 4 حديث الغار، ح 3475، ص 175

اخلاق کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں۔جب معاشرے کے افراد اچھے اخلاق کے حامل ہوں تو امن، محبت اور اعتماد قائم رہتا ہے۔ایک باشعور اور مہذب قوم ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کی بدولت دنیا میں مقام حاصل کرتی ہے۔لیکن جب افراد کے اخلاق تباہ ہو جائیں تو وہ قوم پستی اور ذلت میں گر جاتی ہے۔ منشیات ایک ایسی لعنت ہے جو براہِ راست اخلاق کو بگاڑ دیتی ہے۔نشہ کرنے والا انسان اپنی عقل کھو بیٹھتا ہے، جھوٹ بولنے لگتا ہے، بدتمیزی کرتا ہے، گالی گلوچ اور جھگڑوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔وہ اپنے ماں باپ، اساتذہ اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور نہ ہی چھوٹوں پر شفقت کرتا ہے۔اس طرح منشیات انسان کے اندر سے انسانیت کا جوہر چھین لیتی ہیں اور اسے حیوانیت کی طرف لے جاتی ہیں۔یہ اخلاقی زوال نہ صرف ایک فرد بلکہ پورے معاشرے کے بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ.[33]

"بیشک اللہ حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا، اور بھلائی کرنے کا، اور رشتہ داروں کو دینے کا، اور منع کرتا ہے بے حیائی سے، برے کاموں سے اور ظلم کرنے سے۔"

یہ آیت قرآن کی سب سے جامع آیات میں سے ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس میں صاف طور پر بے حیائی، برائی اور سرکشی سے روکا ہے۔منشیات ان تینوں برائیوں کی جڑ ہیں۔نشہ کرنے والا شخص برائی اور بدکاری میں مبتلا ہوتا ہے، بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے اور سرکشی یعنی نافرمانی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ اس لیے یہ آیت منشیات کی مذمت کو بالکل واضح کرتی ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ.[34]

"جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف۔"

اس حدیث میں جھوٹ کو تمام برائیوں کی جڑ قرار دیا گیا ہے۔نشہ کرنے والا اکثر اپنی عادت چھپانے یا پیسے حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولتا ہے۔ جھوٹ اس کے اخلاق کو مزید بگاڑ دیتا ہے اور وہ گناہوں میں ڈوب جاتا ہے۔اس طرح نشہ اخلاقی زوال کی ایک بڑی وجہ بنتا ہے۔منشیات اخلاقی تباہی کا سب سے بڑا سبب ہیں۔یہ انسان کو جھوٹ، فریب، بدکلامی اور نافرمانی کی راہ پر ڈال دیتی ہیں۔قرآن و سنت ہمیں برائی اور بے حیائی سے بچنے کی تعلیم دیتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان اس لعنت سے بچیں اور اپنے اخلاق کو سنواریں تاکہ وہ ایک اچھے معاشرے کی تشکیل میں کردار ادا کر سکیں۔

7۔معاشی نقصان

کسی بھی معاشرے یا ملک کی ترقی کا دار و مدار اس کی معیشت پر ہوتا ہے۔ایک مضبوط معیشت قوم کو خوشحالی، سکون اور ترقی کی راہوں پر گامزن کرتی ہے، جبکہ کمزور معیشت غربت، بھوک اور جرائم کو جنم دیتی ہے۔منشیات نہ صرف انسانی صحت اور اخلاق کو برباد کرتی ہیں بلکہ معیشت پر بھی بہت منفی اثر ڈالتی ہیں۔منشیات کے عادی افراد اپنی محنت اور صلاحیت ضائع کر دیتے ہیں، وہ کام کرنے کے قابل نہیں رہتے اور اس طرح ملکی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔دوسری طرف حکومت کو منشیات کے علاج، انسداد اور جرائم روکنے پر بھاری اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔منشیات کی وجہ سے افراد اپنی آمدنی کا بڑا حصہ نشے پر ضائع کرتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کی ضروریات پوری نہیں کر پاتے۔اس سے نہ صرف گھر کے مالی حالات خراب ہوتے ہیں بلکہ پورا معاشرہ غربت اور معاشی بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ.[35]

"اور اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ، اور نہ ہی اسے حکام تک پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال میں سے ناحق کھا سکو۔"

[33] النحل، 90

[34] صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، دار إحياء التراث العربي، بيروت، باب 4 قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ح2607، ص2012

[35] البقرہ، 188

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ناجائز اور فضول طریقے سے مال ضائع کرنے سے منع کیا ہے۔منشیات پر خرچ کیا جانے والا مال بھی "باطل طریقہ" ہے کیونکہ اس سے نہ فرد کو فائدہ ہے نہ معاشرے کو۔اس طرح نشے پر پیسہ خرچ کرنا قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ.[36]

"قیامت کے دن انسان کے قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے جب تک وہ پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لے: عمر کس کام میں گزاری؟ جوانی کہاں صرف کی؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور علم پر کتنا عمل کیا؟"

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ مال اللہ کی امانت ہے اور قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے اسے کہاں خرچ کیا۔جو لوگ نشے پر مال ضائع کرتے ہیں وہ نہ صرف اپنی دنیا خراب کرتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی سخت پکڑ کا سامنا کریں گے۔منشیات نہ صرف فرد کی معیشت تباہ کرتی ہیں بلکہ پورے معاشرے اور ملک کے لیے معاشی تباہی کا سبب بنتی ہیں۔قرآن و سنت ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ مال کو ضائع نہ کیا جائے بلکہ اسے جائز اور مفید کاموں پر خرچ کیا جائے۔لہٰذا ضروری ہے کہ منشیات سے بچا جائے تاکہ گھر، معاشرہ اور ملک خوشحال اور ترقی یافتہ ہو سکیں۔

8۔ نوجوانوں کی بربادی

نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ اور اصل طاقت ہوتے ہیں۔ان کی صلاحیت، توانائی اور محنت ہی مستقبل کی ضمانت بنتی ہے۔ایک معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب اس کے نوجوان تعلیم، ہنر اور مثبت سرگرمیوں میں آگے بڑھتے ہیں۔لیکن افسوس کہ منشیات کی لعنت سب سے زیادہ نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔جب نوجوان نشے کے عادی ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی تعلیم ضائع کر دیتے ہیں، اپنی صلاحیتیں کھو بیٹھتے ہیں اور اپنی زندگی کو برباد کر لیتے ہیں۔جو نوجوان ملک و قوم کے معمار ہوتے ہیں، وہی قوم پر بوجھ بن جاتے ہیں۔اس طرح ایک فرد کی بربادی پورے معاشرے کی ترقی کو روک دیتی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ.[37]

"اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

اس آیت میں صاف حکم دیا گیا ہے کہ اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔منشیات دراصل اپنی جان کو تباہ کرنے کے مترادف ہیں۔نوجوان جب نشہ کرتے ہیں تو وہ اپنی زندگی کو برباد کرتے ہیں اور معاشرے کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔اس لیے یہ آیت منشیات سے بچنے کی واضح تعلیم دیتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ القِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ؟ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ؟ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ؟ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ؟[38]

"قیامت کے دن انسان کے قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں گے جب تک وہ پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لے: عمر کس کام میں گزاری؟ جوانی کہاں صرف کی؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور علم پر کتنا عمل کیا؟"

اس حدیث میں جوانی کے بارے میں خاص طور پر سوال کیے جانے کا ذکر ہے۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جوانی اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔اگر نوجوان اپنی جوانی منشیات میں ضائع کر دیں تو وہ نہ صرف دنیا میں ناکام ہوتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی جواب دہ ہوں گے۔منشیات نوجوانوں کو تعلیم، صحت اور مستقبل سے محروم کر دیتی ہیں۔یہ ان کی صلاحیتوں کو زائل کر کے انہیں معاشرے کے لیے بوجھ بنا دیتی ہیں۔قرآن و سنت کی روشنی میں یہ

---

[36] الجامع الكبير، سنن الترمذي ، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي–بيروت ،1998، باب 4 في القيامہ، ح2416، ص 612

[37] البقرہ،195

[38] الجامع الكبير، سنن الترمذي ، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي– بيروت ،1998، باب 4 في القيامہ، ح2416، ص612

ہماری ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کو منشیات سے بچائیں اور انہیں مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کریں تاکہ وہ اپنے اور اپنی قوم کے لیے مفید ثابت ہوں۔

خلاصۃ البحث:

منشیات ایک ایسی لعنت ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیتی ہے۔اس کے نقصانات صرف جسمانی بیماریوں تک محدود نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی، معاشی اور تعلیمی میدانوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔

ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کے اسباب:

1۔ضلع کرک میں منشیات کے پھیلاؤ کی بڑی وجوہات بے روزگاری اور معاشی دباؤ ہیں۔

2۔تعلیمی پسماندگی اور شعور کی کمی نوجوانوں کو برائیوں کی طرف مائل کرتی ہے۔

3۔غیر قانونی تجارت اور اسمگلنگ منشیات کے فروغ کا ذریعہ ہیں۔

4۔سماجی دباؤ اور بری صحبت نوجوان نسل کو نشے میں مبتلا کر دیتی ہے۔

5۔قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزوری مجرموں کو کھلی چھوٹ دیتی ہے۔

6۔تفریحی اور مثبت سرگرمیوں کی کمی نوجوانوں کو غلط راستوں پر لے جاتی ہے۔

7۔بیرون ملک سے آنے والے مزدوروں کے منفی اثرات بھی اس لعنت کے پھیلاؤ کا سبب ہیں۔

یہ تمام عوامل مل کر معاشرے کو منشیات کی تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

منشیات کے پھیلاؤ کی روک تھام کا حل:

1۔نوجوانوں کے لیے روزگار اور معاشی مواقع پیدا کیے جائیں۔

2۔معیاری تعلیمی ادارے قائم ہوں اور شعور و آگاہی بڑھائی جائے۔

3۔منشیات کی اسمگلنگ اور غیر قانونی تجارت کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔

4۔والدین اور اساتذہ بچوں کی صحبت اور میل جول پر نظر رکھیں۔

5۔قانون نافذ کرنے والے اداروں میں شفافیت، ایمانداری اور سختی لائی جائے۔

6۔کھیلوں کے میدان، لائبریریاں اور مثبت تفریحی مراکز قائم کیے جائیں۔

7۔بیرونِ ملک سے آنے والے مزدوروں کی مثبت تربیت اور عوامی آگاہی مہم چلائی جائے۔

معاشرے پر منشیات کے برے اثرات کا جائزہ:

1۔منشیات فرد اور معاشرے دونوں کے لیے تباہ کن ہیں۔

2۔یہ انسانی صحت کو برباد کر کے بیماریوں میں مبتلا کرتی ہیں۔

3۔خاندان کا سکون برباد کر کے خاندانی نظام کو کمزور کرتی ہیں۔

4۔نوجوانوں کو تعلیم سے محروم کر کے ان کے مستقبل کو تاریک بنا دیتی ہیں۔

5۔بے روزگاری اور معاشی بدحالی میں اضافہ کرتی ہیں۔

6۔جرائم جیسے چوری، ڈکیتی اور قتل کو فروغ دیتی ہیں۔

7۔اخلاقی اقدار کو ختم کر کے معاشرے کو بگاڑ دیتی ہیں۔

8۔ملکی معیشت کو کمزور کر کے وسائل کا ضیاع کرتی ہیں۔

9۔نوجوان نسل کو تباہ کر کے قوم کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیتی ہیں۔

10۔اسلام نے منشیات کو حرام قرار دیا ہے تاکہ معاشرہ پاکیزہ اور پرامن رہے۔

11۔ہمیں چاہیے کہ منشیات سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

12۔ قرآن و سنت پر عمل کر کے ہی ایک صحت مند، پرامن اور خوشحال معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

سفارشات وتجاویز (Recommendations & Suggestions)

1. دینی وفقہی سطح پر علما، خطباء اور مدارس منشیات کی شرعی حرمت اور اس کے اخلاقی وسماجی نقصانات کو اجاگر کرنے کے لیے باقاعدہ خطبات اور درس کا اہتمام کریں۔

2. تعلیمی وسماجی سطح پر اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آگاہی پروگرام، سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کیے جائیں تا کہ نوجوانوں کو اس کے خطرات سے بچایا جاسکے۔

3. ریاستی سطح پر انسدادِ منشیات کے قوانین پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے اور منشیات فروشوں کے خلاف مؤثر اور فوری کارروائی کی جائے۔

4. خاندانی سطح پر والدین اپنی اولاد کی تربیت پر خصوصی توجہ دیں، گھریلو ماحول کو اعتماد اور محبت پر استوار کریں اور اولاد کی روزمرہ سرگرمیوں پر مثبت نگرانی رکھیں۔

5. صحت کے شعبے میں منشیات کے عادی افراد کے لیے جدید بحالی مراکز قائم کیے جائیں جہاں انہیں طبی علاج کے ساتھ ساتھ نفسیاتی وسماجی کونسلنگ فراہم کی جاسکے۔

6. کمیونٹی سطح پر مقامی کمیونٹیز، سماجی کارکن اور اساتذہ نوجوانوں کو رہنمائی فراہم کریں اور مثبت سرگرمیوں کے مواقع پیدا کریں۔

7. تحقیقی سطح پر مستقبل کے محققین کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے کا دائرہ کار ضلع کرک سے آگے بڑھا کر دیگر اضلاع اور ملکی سطح تک لے جائیں تا کہ زیادہ جامع اور قابلِ عمل نتائج اخذ کیے جاسکیں۔ اور محقق درج ذیل عنوانات تجاویز کے طور پر پیش کرتا ہے۔

1۔ ضلع کرک میں منشیات اور جرائم کے باہمی تعلق کا تحقیقی وشماریاتی جائزہ کے عنوان پر تحقیقی کام کیاجاسکتا ہے۔

2۔ ضلع کرک کے نوجوانوں میں منشیات کے رجحان کے سماجی و نفسیاتی اثرات کا اسلامی تناظر میں تحقیقی جائزہ کے عنوان پر تحقیقی کام کیاجاسکتا ہے۔

3۔ اسلامی فقہ میں حدِ شراب اور جدید منشیات پر اس کے اطلاق کا ایک تحقیقی جائزہ کے عنوان پر تحقیقی کام کیاجاسکتا ہے۔

4۔ آئینِ پاکستان اور منشیات کے خلاف قوانین کا فقہی و قانونی جائزہ کے عنوان پر تحقیقی کام کیاجاسکتا ہے۔

5۔ حدود و تعزیرات کے تناظر میں منشیات کے مجرمین کی سزا کا تحقیقی وشماریاتی جائزہ کے عنوان پر تحقیقی کام کیاجاسکتا ہے۔

6۔ منشیات کے انسداد میں پولیس و عدلیہ کے کردار کا اسلامی تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ کے عنوان پر تحقیقی کام کیاجاسکتا ہے۔

خاتمہ:

ضلع کرک میں منشیات کا پھیلاؤ ایک المیہ ہے جو معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ اس کے خلاف جنگ محض ایک قانونی یا انتظامی معرکہ نہیں بلکہ ایک قومی، اخلاقی اور شرعی فریضہ ہے۔ اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کامیابی کے لیے ایک جامع اور ہر پہلو پر مشتمل حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ جس میں قانون نافذ کرنے والے ادارے، تعلیمی ادارے، مذہبی رہنما اور سماجی کارکن سب شامل ہوں۔ شرعی احکامات کی روشنی میں منشیات کی ہر شکل کی مذمت اور اس کے خلاف جہاد ضروری ہے۔ امید ہے کہ اس تحقیق میں پیش کردہ نتائج اور سفارشات اس سماجی ناسور کے خلاف جنگ میں مفید ثابت ہوں گی اور ضلع کرک کو منشیات کے اثرات سے پاک ایک پرامن اور صحت مند معاشرہ بنانے میں معاون ثابت ہوں گی۔

مصادر و مراجع:

[1] انجینئر وجاہت ریحان (بی ای سول، این ای ڈی یونیورسٹی 1974) ماہر ماحولیات اور انجینئرنگ کنسلٹنسی۔ https://pakistanalmanac.com/kp-karak/

[2] ایضا

[3] انجینئر وجاہت ریحان (بی ای سول، این ای ڈی یونیورسٹی 1974) ماہر ماحولیات اور انجینئرنگ کنسلٹنسی https://pakistanalmanac.com/kp-karak/

[4] الدین، فیروز، فیروز الغات، فیروز سنز لمیٹڈ، کراچی، پاکستان، اشاعت اول 2005ء

[5] ڈاکٹر احمد مختار عبد الحمید عمر، (متوفی 1424ھ)، معجم اللغتہ العربیتہ المعاصرہ، عالم الکتب، طبع اول 1429ھ

[6] النحل، 67

[7] النساء، 29

[8] سنن الترمذي ، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي – بيروت ، 1998

[9] الزمر، 9

[10] صحيح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة، 1422ھ، باب 6 خیر کم من تعلم القران وعلمہ

[11] البقرہ، 188

[12] الجامع الصحیح سنن الترمذی، محمد بن عیسیٰ، دار احیاء التراث العربی، بیروت

[13] الفرقان، 29، 28

[14] سنن ابی داؤد، الامام الحافظ ابی داؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی، دار الرسالتہ العالمیہ

[15] النساء، 58

[16] صحيح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة، 1422ھ

[17] المؤمنون، 3

[18] صحيح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة، 1422ھ

[19] صحيح مسلم، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، دار إحياء التراث العربي، بيروت

[20] بنی اسرائیل، 36

[21] سنن ابی داؤد، الامام الحافظ ابی داؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی، دار الرسالتہ العالمیہ

[22] اسلام پر چالیس اعتراضات کے عقلی و نقلی جواب، ڈاکٹر ذاکر نائیک، مکتبہ دہلی کتاب گھر، انڈیا

[23] البقرہ، 195

[24] سنن ابن ماجہ، محمد ناصر الدین البانی، برنامج منظومۃ التحقیقات الحدیثیۃ المجانی، من انتاج مرکز نور الاسلام لابحاث القرآن والسنۃ بالاسکندریۃ

[25] النحل، 90

[26] الجامع الكبير، سنن الترمذي ، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي – بيروت

[27] الزمر، 9

[28] سنن ابن ماجہ، ابن ماجہ ابو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، دار احیاء الکتب العربیہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم

[29] التوبہ، 105

[30] ماجہ، محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات

[31] المائدہ، 38

[32] صحيح البخاري، محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، دار طوق النجاة، 1422ھ

[33] النحل،90

[34] صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، دار إحياء التراث العربي، بيروت

[35] البقره،188

[36] الجامع الكبير، سنن الترمذي ، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاک، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي، بيروت

[37] البقره،195

[38] الجامع الكبير، سنن الترمذي ، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاک، الترمذي، أبو عيسى، دار الغرب الإسلامي، بيروت